بفیض چمن آرای معانی نخستین فرستاده گلشن سخندانی

احکام الطهارت

۱۲۹۹ھ

در مطبع انوار محمدی لکهنو باهتمام محمد شفیع بچهاپه طبع در شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ لا نبی بعدہ وصلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین خاکسار **محمد عبد الغفار حیوری** عرض کرتا ہی کہ یہ رسالہ مسمی بہ **احکام الطہارت** خالصاً بغرض نفع عام واطلاع اہل اسلام تالیف کیا گیا اپنی تحقیق اور علم کے موافق مسائل کی صحت مین زیادہ احتیاط کی گئی ہے اور عبارت اردو بالکل عام فہم تاکہ ہر شخص اچھی طرح سمجھ سکے اور توفیق عمل کی اللہ سے ہی جن کتابوں سے یہ رسالہ منتخب ہوا انکے نام درج ذیل ہین حضرات ناظرین کو اگر کسی مقام پر کچھ شبہ ہو اصل سے اطمینان کرلین — **مقدمہ** چونکہ اصل اسلام طہارت پر مبنے ہے اور پاکیزگی کی خوبیان اور نجاست کے برائیان عقلاً ونقلاً ظاہر کما قال سبحانہ تعالی واللہ یحب المتطہرین اللہ طہارت کرنے والونکو دوست رکھتا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الطہور شطر الایمان والوضوء ضیاء (دارمی شریف) یعنے طہارت نصف ایمان ہی اور وضو روشنی ہی

معتبر حدیثون مین آیا ہے کہ پیشاب سے بچو کہ عام عذاب قبر پیشاب سے ہے
حضرت ابن عمر سے کتاب شرح الصدر مین مروی ہے کہ آپکا ایک قبر پر گذر
ہوا جس سے آواز دردناک (بولٗ وا بول) کی آتی تھی اپنے دریافت کیا
ایک ہی عورت نے عرض کیا کہ یہ میرا شوہر ہے اور پیشاب سے پرہیز نہین کرتا
تھا جبسے مرا ہے اسی عذاب مین گرفتار ہے۔ پس ایک مختصر مضمون طہارت و
نجاست کا بیان کیا گیا اس سے ثابت ہے کہ بعض صورتون مین اگرچہ
نماز جائز ہو جاوے مگر بسبب خفیف نجاست یا بد احتیاطی کے گناہ باقی رہتا ہے
انسان کو چاہیے کہ طہارت شرعی کا اہتمام کرے مگر بیہودہ خیالات اور وہم سے
بچے اور متکبرانہ نفاست کی درپے نہو وما توفیقی الا باللہ **اقسام و احکام**
نجاست نجاست کی دو قسمین ہین ۱۔ غلیظہ جیسے خون اور پیپ جبکہ نکل کر
بہے۔ اور قی اگر منھ بھر کے آئے۔ اور وہ شے جو پاخانے یا پیشاب کے
مقام سے نکلے۔ اور ہر نشے والی چیز جو بہنے والی ہو جیسے شراب تاڑی
اور چارپایون کی لید۔ اور فقط حرام گوشت چارپایونکا پیشاب۔ اور ہر جانور
جو بدون ذبح کے مرجاوے۔ اور بیٹ فگندہ مرغ اور بط کا۔ اور درندی جانورونکا
جھوٹھا۔ اور انکا لعاب دہن اور پسینا وغیرہ اور خنزیر نجاست غلیظہ ہین
پس یہ اگر کثیف ہین جیسے پاخانہ وغیرہ تو بقدر درہم یعنے ۳ ماشہ ایک تک
معاف ہے اور اگر رقیق ہے جیسے پیشاب وغیرہ اسمین بمقدار عرض کف معاف
ہے اور عرض کف کا صحیح اندازہ یہ ہے کہ جب ہتھیلی اچھی طرح پھیلا دین اور
اوسمین پانی ڈالین جتنے دور پانی ٹھہر جاوے وہی عرض کف ہے ۲۔ خفیفہ جیسے

حلال گوشت جانورون اور گھوڑونکا پیشاب اور پس افگندہ پرندگان حرام پر...
بقدر ربع پارچہ معاف ہے یعنے ایک بالشت لمبا چوڑا واضح رہے کہ نجاست
غلیظ ہو یا خفیفہ ضرورت اور مجبوری کی حالت مین اسقدر معاف ہے یعنے
ہوجائیگی مگر مکروہ تحریمی ہوگی اور دور کرنا اس نجاست کا واجب ہوگا اور
عمداً جو شخص ایسا کریگا وہ گنہگار ہے مسئلہ نجاست خفیفہ پانی وغیرہ کے حق
مین مثل نجاست غلیظہ کے ہے یعنے تھوڑی نجاست بھی پانیکو نجس کر دیگی
اور کھانا اوسکا حرام ہے مسئلہ پیشاب کی چھوٹی چھوٹی چھینٹین جو اوڑکے
پڑتے ہین معاف ہین مسئلہ حلال گوشت پرندونکی بیٹ سوائے مرغ و بط کے
پاک ہے مسئلہ جھوٹا بلی اور کھلے ہوئے مرغے اور شکاری چڑیونکا اور گھر مین رہنیوالے
جانورونکا مکروہ ہے جیسے چوہا نیولا گلہری وغیرہ - جھوٹا گدہے کا مشکوک ہے یعنے
نہ طاہر نہ نجس پس اگر سوائے گدہے کے جھوٹے کے اور پانی نملے تو بہتر ہے
کہ وہ پانی پھینکدے اور تیمم کرلے خواہ اوسے جھوٹے سے وضو بھی کرے اور پھر
تیمم بھی - مسئلہ جو خون نکل کر بہے نجس ہے اور بہنے والا خون وہی ہے جو
رگون مین ہوتا ہے مگر شہدا کا خون اور وہ خون جو جانورونکے گوشت پر بعد
ذبح کے رہجاتا ہے طاہر ہے مسئلہ گوبر سے لیپے ہوئی زمین پر کپڑا بچھا کر نماز
پڑھنا جائز ہے مسئلہ کسی نجس فرش پر تر پانو رکھنے سے پانو نجس نہین ہوتے
مسئلہ اگر چادر کا ایک کونا نجس ہو تو دوسری طاہر کونے پر نماز صحیح ہے
مسئلہ جس جانور مین بہنے والا خون نہین ہے وہ نجس نہین اگرچہ حرام ہو
مسئلہ جو جانور پانی مین پیدا ہوتے ہین اونکے مرنے سے پانی نجس نہین ہوتا

مسئلہ برسات کی کیچڑ بضرورت طاہر سمجھی گئی ہے لیکن تا بامکان بچنا رہے —
مسئلہ اگر بدن یا کپڑا نجس ہوا اور مقام بھول گیا جسطرف سے چاہے دھو ڈالے
طاہر ہوجائیگا مسئلہ نجس روئی دھنے سے پاک ہوجاتی ہے۔ پھر نجاست
دو طرح پر ہے اول حقیقی جبکہ نجاسات مذکورہ سے کوئی شے لگی ہو اس
نجاست میں صرف اوسیقدر بدن یا کپڑا دھونا چاہیے جہان نجاست لگی ہے
دوسری حکمی اور اسی حدث بھی کہتے ہیں اسمین بظاہر کوئی نجاست نہین ہوتے
مگر شرع نے حکم نجس کا دیا ہے جیسے غسل و وضو کی ضرورت **طاہر کرنے
والی چیزونکا بیان** ۱؎ آگ ہر شے جلانے سے جبکہ راکھ ہوجاے پاک ہوتی
ہے ۲؎ ہوا نجس زمین آفتاب یا ہوا سے خشک ہوکر پاک ہوتی ہے۔ ایسی ہی اینٹونکا
فرش جیسے مٹی وغیرہ خشک ہونیسے طاہر ہوتی ہین ۳؎ مٹی اگر پانی نملے تو بجاے
غسل اور وضو کے مٹی سے تیمم جائز ہے ۴؎ ہر ایسے شے جو بہتی ہو اور اوسمین ایسے
دہنیت یا کسافت نہو کہ نجاست کو دور نکر سکے جیسے تیل وغیرہ۔ اوس سے
نجاست حقیقی دفع ہوسکتی ہے ۵؎ پانی اس سے جملہ نجاستین حکمی ہون یا حقیقی
دور ہوسکتی ہین پانی وہ ہے جو آسمان سے برسا یا چشمے اور کنوئیسے نکلا ہو اور
کوئی طاہر چیز بھی اسقدر نملی ہو جو اوس سے زیادہ یا برابر ہو یا اوسی
گاڑھا کردے یا اوسے عرف مین پانی نکہین جیسے شربت گلاب شوربہ وغیرہ۔
مسئلہ برف اگر گھل جاے تو وہ بھی پانی ہے مسئلہ پانی کثیر یعنی دس گز شرعی
لنبا دس گز شرعی چوڑا کسے نجس چیز مین ملنے سے بھی نجس نہین ہوتا جبتک اوسمین
نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اوسمین نہ آجاے یا اوس نجاست کے ملنے سے

کاڑھا ہوجاوے نجس چیزونکے طاہر کرنیکا طریقہ جو نجاست دکھائی دیتی ہے
اوسے اسقدر دہووے کہ بالکل زائل ہوجاوے ہان رنگ وغیرہ اگر بدون سخت
مشقت کے نجاسکے تو مضائقہ نہین - اور جو نجاست دکھائی نہین دیتی اوسے
تین بار دھووے اور ہر بار خوب نچوڑے مسئلہ ایسی چیزین جنکا نچوڑنا مشکل ہے
تین بار دہوے جاوین اور ہر بار اسقدر توقف کرین کہ قطرے ٹپکنے موقوف ہوجاوین
طاہر ہوجاویگی مسئلہ جس شئے پر راتدن پانی برابر بہے طاہر ہے مسئلہ جوتا اور لہنگا
ہو اگر پڑا اپنے کنارہ انچل وغیرہ کا زمین کی رگڑ سے پاک ہوجاتا ہے جبکہ اس رگڑ سے عین
نجاست دور ہوجاوے مسئلہ چینی اور مٹی کے برتن اگر ٹوٹ جانیسے بال دار
نہون تو دہونیسے پاک ہوجاتے ہین - اور تانبے وغیرہ کے برتن اگر نجس ہوجاوین
تو دھونا کافی ہے قلعی کی ضرورت نہین بیان حکمی نجاستونکا اسکی بھی دو
فصلین ہین ۱ نواقض وضو کے نجاست کا آگے پیچھے سے نکلنا ۲ خون یا
پیپ نکلکر بہے پس جبکہ خون چھلک کر نکلے یا پھوڑے یا زخم مین آجاوے اور نہ
بہے تو وہ نہ نجس ہے نہ ناقض وضو ۳ قی مونھ بھر کے ۴ حدث ۵ بالغ کا قہقہ
نماز مین ۶ بیہوشی جنون وغیرہ ۷ اسطرح تکیہ لگاکر سونا کہ اگر ہٹالین تو گرپڑے
۸ مباشرت فاحشہ ۹ ہر وہ شئے جس سے غسل واجب ہو طریقہ وضو
بسم اللہ کہے - نیت کرے - تین بار دونو ہاتھ گٹون تک دھوے - تین بار کلی کرے اور مسواک
بھی سنت ہے تین بار ناکمین پانی ڈالکر بائین چھنگلیا سے صاف کرے اور زور سے
چھنکے - تین بار مونھہ دہووے - اسطرح کہ ایک کانسے دوسرے کان تک
اور پیشانی کے بالون سے ٹھوڑی کے نیچے تک خشک نرہے - اور داڑھی ہو تو

خلال کرے - تین بار ہاتھ کہنیون تک دہوے - ایک بار تمام سر کا مسح گردن اور کانونکا
کرے - تین بار دونو پانو ٹخنون سمیت دہوے اور انگلیون کا خلال کرے
اہر امر مین داہنی طرف سے شروع کرے ۱۲ کہین بال برابر خشک نرہے ۱۳ برابر وضو
کرے یعنے درمیان مین اتنا توقف نہو کہ عضو خشک ہوجاے ۱۴ دنیا کی باتین
وضو مین نکرے ۱۵ پانی زیادہ خرچ نکرے جس آدمی کے ہاتھ پانو کٹے اور موبھہ
زخمی ہو یا پانی اور طاہر مٹی دونو ملین وہ بے تیمم اور وضو نماز پڑہے مسئلہ
جسکی بدن مین زخم یا بیماری ہو اور پانی مضر ہو اگر اکثر بدن مین عذر ہے تو تیمم کرے
اور اگر اکثر بدن اچہا ہے اور بعض مین عذر تو وضو کرے مقام عذر پر مسح کرے
اور یہی حکم غسل کا ہے ۱۶ موجبات غسل ۱ انزال جماع سے ہو خواہ احتلام سے
شہوت کے ساتھ یا بے شہوت ۲ جماع انزال ہو یا نہو - اسمین مرد و عورت برابر
ہین - مذی نکلنے سے اور سوتے مین فقط خواب دیکہنے سے غسل واجب نہین
ہوتا ۳ حیض و نفاس کا بند ہونا یہ عورتونکے لئے خاص ہے - غسل مین تین فرض ہین
۱ خوب غرارا کرنا ۲ ناکمین پانی پہچانا ۳ تمام بدن پر ایکبار پانی بہانا - مگر سنت
یہ ہے کہ پہلے نجاست بدن سے دور کر کے وضو کرے پھر تین بار پانی بدن پر بہائے
اور داہنے طرف سے شروع کرے نیت وغیرہ غسل مین نہین ہے مسئلہ تخم
مسی اگر جم جاے اور پانی کو مانع ہو تو وضو و غسل نہوگا مسئلہ تیل اور مہندی
اور میل وغیرہ سے غسل و وضو مین کچہ نقصان نہین مسئلہ عورتون پر لازم نہین
اگر گندہے بال کھولکر غسل کرین بلکہ بالونکی جڑونمین پانی پہچانا کافی ہے مسئلہ
بالی اور نتھ وغیرہ کے سوراخ اور انگوٹھے کے نیچے اگر گمان ہو کہ بدون ہلائے پانی نہ پہنچیگا

تو وضو و غسل مین ملا کر پانی بچانا ضرور ہے ورنہ نہ **مسئلہ** پائخانے کے لیے ڈھیلے لیکر پانی سے طہارت کرنا بہتر ہے ڈھیلے تین سے کم نہون **مسئلہ** پانی ضرورت سے زیادہ صرف کرنا اور بیہودہ شکوک نکالنا منع ہے

تیمم کا بیان

تیمم غسل کا ایک ہی ہے اول نیت کرے پھر دونو ہاتھ پاک مٹی پر مار کر مونہہ پر پھیرے پھر دونو ہاتھ مار کر کہنیون تک ملے اور انگلیون کا خلال کرے۔ خیال رہے کہ ہاتھ سب جگہہ پہنچ جاے۔ جس زمین پر نجاست پڑے اور خشک ہو جاے وہ نماز کے لیے طاہر ہے تیمم اوسپر ہوگا تیمم کے جائز ہونے کی شرطین

سلہ پانی طاہر ملے سلہ اگرچہ پانی ہو مگر یہ خوف ہو کہ پھر ملیگا اور پیاس سے ہلاک ہو جائیگی۔ یا ایسا مرض ہو یا جاڑا کہ وضو یا غسل کے وجہ سے خوف ہلاک ہے یا صحت مین دیر ہوگی۔ یا مرض زیادہ ہو جائیگا سے کسی اور قسم کی مجبوری ہو مثلاً مقید ہو یا ڈول رسی نہو۔ غرضکہ ایسے صورتون مین بلا تردد تیمم کرے **مسئلہ** تیمم کرنے والے کے پیچھے وضو کرنے والے کی نماز جائز ہے **مسئلہ** جو شخص جانتا ہے کہ وضو و غسل پر قادر ہوگا اور تیمم کرنا پڑیگا اوسپر لازم نہین کہ وطی ترک کردے بلکہ تیمم مثل غسل کے ہے **مسئلہ** تیمم سے تلاوت قران اور مسجد مین جانا اور ہر قسم کے وظیفے اور نماز فرض ہو یا نفل سب جائز ہین۔ اور جو نمازین تیمم سے پڑھین اونکا دوہرانا نچاہیے۔ جب یہ عذر رفع ہو جائین یا کوئی شے موجب غسل یا ناقض وضو پاے جاے تیمم ٹوٹ جاے گا۔

حیض کا بیان

یہ ایک خون ہے کہ عورتکے رحم سے بعد بلوغ کے بدون کسی مرض کے آتا ہے سواے سفید کے ہر رنگ کا ہوتا ہے عورتونکو باعتبار اپنے عادت کے ابتدا و انتہا و تعداد ایام معلوم رہتی ہے۔ مگر

سلہ پانی نہ ملنا شرط [illegible] لیکن اگر [illegible] پانی دو [illegible] دور ہو ۱۲

دس دن سے زیادہ اور تین دن سے کم حیض نہین ہی بلکہ وہ ایک بیماری ہی جسکو استحاضہ
کہتے ہین اور طہر پندرہ دن سے کم نہین ہوتا اور اسکی چند صورتین ہین ١ وہ عورت جسکے
پہلے بار خون آیا پس وہ اگر تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ خون پاوے اوسے
استحاضہ خیال کرے اور باقی حیض ٢ وہ عورت جسے اپنی عادت معلوم ہے
یہ بھی تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ پاوے تو استحاضہ ہے - اور اگر عادت سے
زیادہ ہو اور دس دن سے زیادہ نہو تو کل حیض ہے - اور اگر عادت سے اور دس
دن سے بھی زیادہ ہو تو بقدر عادت حیض باقی استحاضہ ہے ان دنونکی نماز قضا
کرے ٣ ضالہ یعنے جسے اپنے عادت معلوم تھے پھر استحاضے سے بیماری
برابر رہے یہ عورت بقدر عادت حیض اور بعد عادت استحاضہ سمجھی اور اگر
عادت بھولگئی اسکی فقہانے تفصیل کی ہے ١ وہ جسے کچھ نہین معلوم کہ طہر ہے
یا حیض وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے ٢ وہ جسے یہ معلوم ہے کہ میری عادت
حیض کی مثلاً آخر ماہ تھے مگر تعین یوم وغیرہ یاد نہین اب اوسے اسبات
مین شک ہوگا کہ طہر مین داخل ہوئے یا حائضہ ہے یہ عورت ہر نماز کے لئے
غسل کرے اور بیس روزے قضا کرے (شامی) ٣ جو عورت بحالت استحاضہ
بالغہ ہووے اوسکے لیے ہر مہینے مین دس دن حیض اور باقی استحاضہ ہے
اور ایک روایت مین امام ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ نماز صرف تین دن
چھوڑے اور وطی دس دن نکرے (حاشیہ ہدایہ) ٤ وہ عورت جسے کبھی
حیض آتا ہے کبھی طہر پس جب دس دن برابر خون آئے تو اوسکے حیض ہونے
مین کچھ شک نہین اور اگر ١٥ دن طہر رہے تو اوسکے طہارت مین کچھ شک

نہین مگر جبکہ خون ایک دن یا دس دن سے کم آیا پھر ۱۵ دنسے کم طہر ہوا پھر خون
آیا اسمین علماؤں کے قول مختلف ہین مگر وہ قول جو آسان ہے اور جسپر فتوے ہے یہ ہے
کہ جب سے پہلے خون آیا پھر ایسا طہر ہوا جو ۱۵ دنسے کم ہے پھر خون آیا تو ابتدا دن
سے دس دن حیض سمجھی جائیگی باقی استحاضہ ایسا ہی ہر ماہ مین ہوگا مثلاً دو دن خون
آیا پھر ۱۳ دن طہر رہا پھر ایکدن خون آیا کل ۱۶ یوم ہوئے اسمین ۱۰ پہلے حیض رہن باقی استحاضہ۔

نفاس وہ خون ہے جو بعد پیدا ہونے لڑکے کے آتا ہے چالیس دن سے
زیادہ نہین ہوتا اگر زیادہ ہو تو استحاضہ ہے **احکام حیض و نفاس**
نماز۔ روزہ۔ قرآن پڑھنا چھونا۔ مسجد مین جانا کعبہ کا طواف۔ جماع حرام
ہے۔ نماز معاف ہے روزون کی قضا کرے **مسئلہ** باکرہ کو حالت حیض مین
اور ثیبہ کو ہمیشہ کرسف رکھنا مستحب ہے **مسئلہ** حائضہ نے شام کو کرسف
رکھا اور صبح کو کرسف مین خون نہ پایا شام سے طاہرہ ہے نماز قضا کرے
اور اگر غیر حائضہ نے شام کو کرسف رکھا اور صبح کو خون پایا اسوقت حائضہ
سمجھی جائیگی **مسئلہ** نماز کا وقت آیا عورت نے نماز نہ پڑھے پھر حائضہ ہوگی یہ نماز
معاف ہے۔ اور اگر آخر وقت طاہرہ ہوے تو یہ طہارت اگر دس دن کے اندر ہے
اور اتنا وقت پایا جسمین جھٹ پٹ نہا کر نیت باندھ سکے نماز واجب ہوگی نہ پڑھ سکی تو
قضا کرے۔ اور اگر بعد دس دن کے طاہرہ ہوے تو صرف بقدر نیت وقت پانا کافی ہے
مسئلہ جو عورت دس دنکے اندر طاہرہ ہوے اوسے بدون اتنی مہلت کے جسمین
نہا سکے وطی نہ چاہیے اور اگر بعد دس دنکے طاہرہ ہوئی تو فوراً وطی حلال ہے **مسئلہ**
حائضہ کو روزہ حرام ہے پس اگر تھوڑا ابھی دن باقی ہے اور حائضہ ہوئی روزہ ٹوٹ گیا

قضا کرنا پڑیگا اور جب دن کو طاہر ہو. ہی روزہ ہوگا مگر شام تک کہانا پینا نچاہیے

متفرقات مسایل حیض و نفاس حیض و نفاس مین عورتکے پاس سونا

اوس سے اختلاط کرنا اوسکے ساتھ کھانا پینا غرضکہ ہر قسم کی معاشرت سواے

وطی کی جائز ہے اور احادیث نبویہ علیہ السلام سے ثابت ہو یہ رسوم کہ ایسے حالتمین عورتکو

محض نجس سمجھین اور قریب نجائین کھانا پینا ترک کرین اوسکا پینا جھوٹھا وغیرہ

نجس جانین محض لغو و تقلید ہنود ہے بلکہ اعتقاد انکا موجب کفر ہے معاذ اللہ

صحیحین کی روایت سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی بیبیونکو

پاس حالت حیض مین آرام فرماتے اور ہر قسم کے اختلاط سوای وطی کے

کرتے پس جو کوئی اسے برا جانے بیشک گنہگار ہے **استحاضہ** اور سلسل البول

وغیرہ یہ سب بیماریان ہین ایسے عارضونکا یہ حکم ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے

پس جبکہ ظہر کا وضو کیا اب جبتک ظہر نہ پڑہ لے خون استحاضہ آیا کرے وضو باقی

اور نماز جائز ہے اور جبتک وقت باقی ہو نوافل وغیرہ جو چاہے پڑہے ہان جب وقت گذر جائیگا

وضو جاتا رہیگا البتہ اگر دوسرے قسم کا خون آیا یا پیشاب وغیرہ کیا تو وضو ہر حالمین جاتا رہیگا

حکم ہر ایسے عارضی کا ہی جسمین وضو نہ ٹھہرسکے **مسئلہ** استحاضہ مین وطی حلال ہے عورت

مثل بے وضو کے ہے قرآن پڑھے مگر مس نکرے مسجد مین نجاے **خاتمہ مطالب**

ضروریکے بیان مین واضح رہے کہ کسی چیز کا نجس ہونا یا طاہر ہونا عقلی امر نہین ہے بلکہ شرعی

جسے شارع نے ہمکو بتادیا ہے ورنہ پاخانے سے صرف آبدست اور منی سے تمام بدن کا غسل کبہی

عقل تجویز نکرتے تبہی مسلمانونکو نچاہیے کہ ہنود کی طرح محض طبیعت اور عقل سے نجس اور طاہر

قرار دین مثلاً پاخانیکا بچا ہوا پانی یا برتن خلل نجس کو متصور ہو یا تیمم سے نماز یا وظیفہ پڑہنا نچاہیے

یا حیض و نفاس والی عورتوں سے کنارہ کشی کریں۔ یا بعض کسیف پیشوں یا کپڑوں کی جہت نماز ترک کردیں اور مثل اسکی جسقدر رسوم واہیہ جاری ہیں محض لغو ہیں اور اگر ان کو اعتقاد کیا تو اسلام میں کلام ہوگا لازم ہے کہ بوقت ضرورت نجاست غلیظہ بقدر ایک درم ونجاست خفیفہ سوا ایک بالشت لنبا چوڑا معاف تصور کرکے نماز پڑھلیا کریں حدیثوں میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلی کا جھوٹا پیکر وضو کرلیا اور کوئی برتن غسل پایا تو نجاست کی اسکو علیحدہ تھا پس ایسی خیالات فاسد شان اسلام سے نہیں ہیں ہاں اسلام میں جہانتک ہوسکے نفاست اور لطافت اور پاکیزگی محبوب و مرغوب ہے مگر نہ اسقدر کہ حد شرعی سے تجاوز کرجاے واللہ لا یحب المعتدین ہمارے یہ غرض ہے کہ آدمی کسیف الطبع ہوجاے مثلاً میلے برتن کا پانی یا حقے کا پانی یا نہایت کسیف کیچڑ وغیرہ سے پرہیز نکریں یا ہمیشہ بلی وغیرہ کو جھوٹا کیونکہ استعمال میں لایا کریں اسلیے کہ ان چیزوں میں طبعی کراہت موجود ہے مگر نہ انکو نجس جانے نہ زیادہ شک کرے بلکہ درجہ اوسط اختیار کرے شعر بہ ہر چند ورزی کوش در صدق و صفا ولیکن میفزای بر مصطفیٰ کیونکر مسلمانوں کو دل قبول کرتے ہیں کہ ہمارے طہارت آنحضرت سلطان الطاہرین اور انکے اصحاب کی طہارت سے زیادہ ہوجاویگی جو بہ نسبت خاک پا عام پاک ہے بلکہ طہارت وہی ہے جسکو آنحضرت اور صحابہ طہارت جانتے تھے باقی وہم وجنون ہے اور جب سعادتمند آدمی اپنے جسم اور کپڑوں کو ظاہری نجاستوں سے طاہر کرے تو ضرور ہے کہ دلکو بھی نجاست کفر وشرک وبغض وحسد اور کبر وبخل وغیرہ میل معاصی سے پاک کرے اور مال حرام سے جو سب سے زیادہ نجس ہے باز رہے کیونکہ نجس ظاہری دھونے سے طاہر ہوتا ہے اور نجس باطنی دوزخ کی آگ کا محتاج ہے ثابت ہے کہ تھوڑا حلال مال بہت مال حرام سے بہتر ہے اور تھوڑی حلال رزق پر کفایت کرلے تو نصیب ہوں نیک عمل اور خدا کی اللھم طہر قلوبنا واستر عیوبنا واغفر ذنوبنا انت ارحم الراحمین امین اللھم صل وسلم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وسلمت وبارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید

تمت

[illegible]